

۱۲۸

آپ دودہ بلایا اور اسباب کو ایک سر پر جماعت مذکور کیا
تھا کہ صاحب مورد اور صاحب مرکز میں اوسے جماعت
میں رہن اور نگہ دار والدین کو تیس روز دودہ بلایا و توفیق
نعمات روز جماعت کیا الی دولوں کو جنس میں اہل سیر
اور کھوئی سات مہی لکھی ہیں آوزیہ محض و سلم علیہ
والحیدر اس کے ہوا کہ روز سات روزہ چلے
نعمات مہی لکھی ہیں و لقا قانہ علی سوا الہ اعلم دوسرے
توبہ لہم غفر اللہ و صبح و آواز کوئی بار مشنات توبہ لہم
الہ الی بار مودہ کہ اس عزت کی ایک تشریف است بجز اینی مسود
کہ دودہ بلایا این منہ و لہ کہ توبہ کہ اسلام لانی ہیں
اصلاط علی جہانہ و انر حلیہ فار سلام مختلف علی جہانہ اور
اور اکو لغیم نے کہا کہ مجز این منہ و دوسرے کہ کوئی
ہیں جانتا کہ توبہ کہ اسلام لانی کا ذکر کیا ہو یعنی
توبہ کہ اسلام کا کوئی قائل نہیں ہوا اور حافظ این
نے باب من ارضع النر صلی اللہ علیہ وسلم میں کہا کہ طبعات

اور سزا اور ایسی بیا بجا عیوضوں کی تہا کہ اس عید کے ان پیر فرمایا
کہ میں بیشا عیوضات کے واسطوں میں تسلیم سے انتہی لیکن سہیل
کو تہا کہ عائدہ بنت ہلال کہ کینہہ او نکرا ام مناف شہر و کر
عائدہ بنت مرہ جبکی کینہہ ام ہاشم شہر تہا کہ عائدہ بنت
افقہ جسکی کینہہ ام حبیب شہر اور جدہ عاوری
انکی شہر حضرت یونس علیہ السلام کے عاوری تہا کہ اب

قل یا ایہا الکافرون کو کہ بیشک وہ میرا دین نہ کر سکتے
میں ابو موسیٰ مدنی نے کہا کہ اس حدیث کو راوی
میں اختلاف ہے بعض راوی اس حدیث کا فرقہ ہے اور
و بعض فی ابو فروہ جو وہی ام فروہ اور یہ حوالہ ہے اس
احوال علی جامعہ اس کے بعد احمدیہ میں ہے کہ یہ قول
بعض علماء علی علیہ راوی اس حدیث کو فروہ گوئے جو وہی
مفسر فی راویوں نے یہ راوی ہے ابو فروہ ثوبیہ قال
کیا کہ ابو فروہ خطیبی علیہ السلام نے یہ راوی ہے
کہان میں روایت ہے اور خطیبی نے اس حدیث کو
خطیبی کا فرقہ ہے کہ یہ راوی ہے ابو موسیٰ مدنی
علیہ السلام کو روایت ہے بعض راوی اس حدیث کو
اس حدیث کو روایت ہے بعض راوی اس حدیث کو
الی اسحاق سے اور اس سے فروہ بن نوفل اور راوی
ابن ابی بکر سے روایت ہے علی اور ابو داؤد اور
ابن عمر اسکو روایت ہے اسراہیل بن ابی اسحاق

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

الحمد لله رب العالمين که یہ کتاب فیض آب سعاد و انساب

راہِ نجات

حافظ محمد علی

5703

بر آول اداگان اہل بنیادت صحت و صفائی کیساتھ

فرمایا شیخ محمد حسن فضل الرحمن کتب و مکتب
سب محمد محمد کرار و محمد الرحمن درینہ کلاں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله على نعمه والصلوة والسلام على رسول الله وآله وصحبه
 اے عزیز و محترم احباب! کہ مسلمان ہونا بڑی نعمت ہے جو کہ مسلمان ہونے والے کو
 میں حاصل ہو گیا ہے یہی اس پر رحمت ہو۔ اور آخرت میں بڑے بڑے درجے بہشت میں پائے
 اور غیر مسلمان ہونے کے کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ اس واسطے ہر انسان پر لازم ہے
 کہ پہلے ایمان اور اسلام کے مسئلے سمجھے۔ اور اپنی اولاد اور غریب گھر کے آدمیوں کو
 دے تو میرے عجیبے عذاب سے نجات پائے اور نہیں تو بہت عذاب کیجئے گا۔
 اور اس کے گھر والے بھی۔ اب سنو! میں سے مسئلے دین کے کہ کئی اور فقیر کثرت سے لگاں کر
 بیان کرتا ہوں۔ قرآن و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیزیں ہیں
 اول گناہ شہادت کا۔ دوسرے نماز تیسرے زکوٰۃ چوتھے حج۔ اور پانچویں روزے رمضان کے
 اب سوچو! پہلے کلمہ کے معنی فرض ہی ہے مسلمان ہونے کا اقرار کرے اور دل سے سچ جانتے
 کہ پیدا کرنا اور اسے جہان کا ایک ہے اللہ اس کا نام پاک ہے کوئی اس کا شریک نہیں سب زبانیں
 اور کمال اسی کو نہیں اور وہ سب غیبوں سے پاک ہے کسی کام میں کسی کا محتاج نہیں۔ منجانبی کے
 محتاج ہیں۔ سب چیزوں کی اسکو خبر ہے ایک ذرہ بھی اس سے چھپا نہیں اسے سب چیزوں کی قدرت
 ہے۔ جو چاہے سو کرے کوئی اس کے حکم کو پھیر نہیں سکتا۔ اور جو کچھ بتائے کام کرتا ہے بھلا یا برا بلکہ
 دنیا میں جو ہوتا ہے سب خدا کی تقدیر سے ہے یعنی خدا نے پہلے ہی لکھ رکھا تھا کہ فلاں سے
 فلاں وقت ایسا ہو گا۔ اور ایمان لادے کہ فرشتے بتائے خدا کے ہیں پیدا ہوئے اور
 پاک ہیں گناہ نہیں کرتے جس کام پر خدا نے مقرر کر دیا ہے اس پر قائم ہیں۔ نہ مروجہ عبادت

بنیاد اسلام کا کلمہ ہے

بنیاد ایمان خدا تعالیٰ

بنیاد ایمان پر اعتقاد

لکھائے پھینٹے نہیں خدا کا ذکر انکی زندگی ہے۔ گنتی انکی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ انہیں چار فرشتے بہت نامور ہیں۔ جبریل کہ کتابیں خدا کی حکم خدا کے پیغمبروں کے پاس لایا کرتے تھے میکائیل کہ روزی خدا کے حکم سے بندوں کو پچھلے ہیں اور عیسیٰ کی تیاری بھی کرتے ہیں اسرافیل کہ حضور منہ میں لئے کھڑے ہیں۔ قیامت کے دن بچھو نکھیں گے اور عزرائیل کہ مرنے کے وقت جاں نکالتے ہیں۔ اور ایمان لادے کہ خدا نے کتابیں پیغمبروں کو بھیجی ہیں۔ تو ریشہ حضرت موسیٰ پر۔ اجمیل حضرت عیسیٰ پر۔ زبور حضرت داؤد پر قرآن حضرت محمد مصطفیٰ پر علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اور بعضی کتابیں اور پیغمبروں پر جو کچھ خدا کی کتابوں میں لکھلے سب حق ہے اس پر ایمان لادے۔ اور ایمان لادے کہ خدا نے بندوں کی ہدایت کے لئے دنیا میں پیغمبروں کو بھیجا۔ اور حکم کیا کہ جس راہ پر پیغمبر لے چلین اسی راہ پر چلو تو میں دوں سہارا اور ہمت رہے۔ جو کوئی دوسری راہ چلا گا دوزخی ہو گا۔ سب پیغمبر برحق ہیں اور گناہوں سے پاک اور ساری خدائی سے افضل ہیں۔ انکے درجے کو کوئی نہیں پہنچتا ہے اول پیغمبر حضرت آدم ہیں باپ سب آدمیوں کے۔ ان کے چچے اولاد سے انکی اور بہت سی پیغمبر ہوئے گنتی انکی خدا کا معادہ ہے۔ آخر سب سر پہنچے دنیا میں حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام آئے اور پیغمبر حضرت خاتم ہدی ہوئے۔ پھر نور حضرت کا سب سے پہلے پیدا ہوا تھا۔ اسی واسطے حضرت تمام پیغمبروں کے سردار ہیں۔ پیدا ہوتے ہیں کے شریفین میں۔ جب چالیس برس کے ہوئے تب خدا کی طرف سے پیغمبری ملی۔ اور قرآن شریف اترنا شروع ہوا۔ پھر تیرہ برس کے شریفین میں اور ربے اور وہاں ہی مہراج ہوئے۔ حضرت جبریل براق نیکر آئے حضرت کو سوار کر کے مسجد اقصیٰ میں لینگے اور وہاں سے ساتوں آسمان پر حضرت تشریف لینگے اور عرش کرسی سب کچھ دیکھا اور بہشت اور دوزخ کی بھی سیر کی اور اس رات میں بڑی بڑی نعمتیں خدا سے پائیں۔ اور پانچوں وقت کی نماز پڑھتی بھی وہاں فرض ہوئی۔ پھر جب حضرت تیرہ برس کے تھے خدا کے حکم سے کے شریفین سے مدینہ پاک میں ہجرت فرما گئے دس برس اور وہاں رہے۔ جب تیرہ برس کے ہوئے تب فاطمہ پائی۔ چنانچہ قبر شریف حضرت کا ہے

بیان کتابت قرآن

بیان کتابت قرآن

بیان کتابت قرآن

بیان کتابت قرآن

بنی چار کرسی حضرت کی یہ ہیں۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالطلب بن ہاشم بن عبد مناف
اور ایمان لاوے کہ مرتے کے پیچھے آوی کے پاس دوشتے منکر و منکر کے سوال کرتے ہیں
کہ رب تیرا کون ہے۔ دین تیرا کون ہے۔ یہ کون شخص ہیں کہ تمہارے پاس آئے تھے مردہ
اگر ایمان ہے جو اس کو دیتا ہے۔ رب میرا اللہ دین میرا اسلام اور یہ شخص رسول خدا کے
ہیں ہمارے واسطے خدا کے حکم لیکر آئے تھے۔ پھر اس مردے پر خدا کی رحمت ہوئی اور بہشت
کی طرف دروازہ آسکے واسطے قبول دیتے ہیں۔ اگر مردہ نے ایمان ہے منکر و منکر کا یہ امت سے
نہیں آتا ہر ما کہتا ہے میں نہیں جانتا پھر اس پر عذاب سخت کرتے ہیں اور دروازہ دوزخ کی
طرف کھول دیتے ہیں اور ایمان لاوے کہ قیامت آئی برحق ہے اوس دن حضرت اسرافیل صیور
بھونکیں گے۔ آسمان ہلے جاوینگے اور تارے ٹوٹ جاوینگے اور ٹوٹ کر گریزوں گے اور
ہاٹاڑوٹے پھرنیکے سیسے روئی کے گائے پھر زمین اور آسمان اور سارا جہان فنا ہوگا جب
دوسری بار بھونکیں گے پھر سب کچھ موجود ہو جائیگا۔ مردے قبروں سے اٹھیں اور تارے و من
کی کھڑکی ہوگی اور نامہ اعمال انکے ہاتھوں میں دینگے اور حساب کرینگے۔ ہاتھ پاؤں گواہی دینگے
کہ بے کام تھے یا ترے اور دوزخ کی پیچھے ہر پھر ادا کھڑا ہوگا ہاں سو بار نیک و نیکو
تیرا اس پر سب کو پٹنے کا حکم ہوگا۔ نیک ایسے پلے سبلی جائیے باز یا جیسے تیرے تھوڑا اور
بعض پیداو کی طرح اور بہت سے دوزخ میں کٹ کر گریں گے اور ایمان لاوے کہ حق تعالیٰ نے
حضرت کو عرض کو کر دیا ہے۔ پانی اسکا شہد سے بیٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے کوزے
اسکے بہت ہیں جیسے آسمان کے تارے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھ کر قیامت کے
دن اپنی امت کو پانی پلاوینگے۔ جو کوئی ہے گا پھر پیاسا ہوگا۔ اور ایمان لاوے کہ حضرت
رسول خدا اور سارے پیغمبر اور اولیا اور نیک آدمی شفاعت گناہ گاروں کی قیامت کے دن
کریں گے اور ایمان لاوے کہ مسلمان کو بڑی بڑی نعمیں بہشت میں ملیں گی۔ کچا تنکو میوے اور
بیسے کو ترے۔ خدمت کو خورس اور غلمان۔ رہنے کو مکان اچھے اچھے۔ سب بڑی نعمت
بہشت میں دہرا خدا کا ہے کہ اپنے فضل سے مسلمان کو نصیب کر لیا اور کافر کو دوزخ

میں بڑے بڑے عذاب ہونگے انکے سامنے کچھ گرم پانی ملو تو بخیر کاٹو۔ بدبو کے مکان اور
بہشت عذاب ہیں حق تعالیٰ دنیا سے ساتھ ایمان کے اٹھائے اور سب ملنا کو عذاب سے
بچا دے اور ایمان لاوے کہ جو کچھ قرآن شریف اور حدیث میں بہشت اور دوزخ کا حال اور
الگ پہچانی باتیں لکھی ہیں سب حق ہیں اور جو بات موافق شریعت کے ہے حق ہے اور جو بات
خلاف قرآن اور حدیث کے ہے سب باطل ہے اور بری ہے اور ہر مسلمان پر لازم کہ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کیواسطے حضرت کا اہلبیت اور ازواج مطہرات کو اور
حضرت کی اردن سے محبت اور اعتقاد رکھے اور تمام امت میں انکو فضلی اور بہتر سمجھے اور ان
سب کی تعظیم کرے اور جب انہیں سو کسی کا نام سنے تو رضی اللہ عنہ کہے۔ قرآن میں انکی بڑی
تقریف ہے اور حضرت نہایت سی خوبیاں انکی بیان کی ہیں۔ دو ستمداران کا ہشتی اور دشمن
انکا دوزخی ہے۔ ان سب میں حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی انکو
افضل بنائے بہت سا اعتقاد اور تعظیم کرے رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ان سب باتوں پر اعتقاد
کرے حق جان کے پکا مسلمان جو کہ کھیلے و خوش نماز کے ایسکے اور نماز کو ساری عبادتوں
میں افضل و بہتر خدا کا فرض سمجھے کہ پانچوں وقت کی نماز کو جماعت سے ادا کرے اور سستی سے
کبھی ترک نہ کرے۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی محافظت کرے نماز پر ہوگا
واسطے اسکے تو اور حجت اور نجات دن قیامت کے اور جو کوئی محافظت نہ کرے نماز پر
نہ اسے تو رہے نہ حجت و نجات اور ہو وہ شخص دن قیامت کے ساتھ قادر دن اور فرعون
اور ہامان اور ابی بن خلف کے اور فرمایا حضرت نے کہو تم اپنی اولاد کو نماز ادا کریں
جب سات برس کے ہوں اور جب دس برس کے مار کے نماز پڑھاؤ۔

سنان و حق و گاہ فرض و غنہ میں چار ہیں۔ ایک منہ دہونا ماتھے کے بالوں سے ٹھوڑی
کے نیچے تک اور دونوں کانوں تک دوسرے دونوں ہاتھ دہونا کہنوں سمیت تیسرے
چونچائی سر کا مسج کرنا چوتھے دونوں ہاتھ دہونا ٹخنوں سمیت۔ ان چار چیز سے اگر
بال برابر سوکھارے تو نہ بھیج نہ ہو۔ منہ یوں ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کے دونوں

بیان ایمان اعلیٰ

دور ملتین انکلام و احکام

دور ملتین اسلام کا نماز

بیان حق

ہاتھ پہنچیں تک تین بار دہویں پھر تین گلی کریں مسواک سمیت اور تین بار ناک میں سے ہاتھ سے پانی ڈال کے بائیں سماں چھائیں اور تین بار منہ میں اور تین بار دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھو کے ایک بار سارے سر کا مسح کر کے کانوں کا مسح کریں اور تین بار گھٹنوں سمیت دونوں پاؤں دہویں۔ وضو تمام ہو اور وضو کرتے ہوئے کلمہ شہادت کا پڑھے آمین کہ
 اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَہٗ اَلْکَافِرُ یَاکُذِبُ ۝ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعْبُدُکَ وَرَسُولَکَ
 اَللّٰہُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنَ الْمَطْہِرِیْنَ مِیْمَتًا اِنَّ اللّٰہَ وَجَّہٌ لِّکَ
 وَاسْتَخْفِرُکَ ۝ اَلْقَابُ الْاِیْلَکَ۔ اور دو گانہ تفل پڑھے۔ تو اب است پانچ
 وضو کرتے ہوئے دنیا کی بات کرنی مکروہ ہے اور بہت پانی ڈالنا ہر ہے۔

تواضع وضو جو نجات آدمی کے آگے پیچھے سے نکلے وضو ٹوٹ جائے اور لاہو یا میپ
 نکل کے بہے وضو ٹوٹ جائے۔ اور چست یا کروش لگا کر کچھ دے کے سوئے وضو ٹوٹ جاتا
 جائے۔ اور جو قاعدہ ہندو ملت نماز کے ہیں۔ سو جائے کھڑا رکوع میں یا سجدے میں یا
 بیٹھا ہو وضو نہیں ٹوٹتا۔ جو قاعدہ نہ ہو اور جو لشہ پکیرست ہو یا بیماری سے غشی ہو
 یا باؤ لا ہو وضو ٹوٹ جائے۔

بیان غسل کا غسل کے اندر فرض تین چیز ہیں۔ کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا سارے
 بدن پر ایک بار پانی بہانا پر سنت یوں ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے اور ناپاکی جوں سے دور
 کرے۔ پھر وضو کرے۔ پھر بدن پر تین بار پانی بہا دے۔ غسل جماع سے فرض ہوتا ہے دونوں
 پر مٹی نکلے یا نہ نکلے۔ اور سونا اٹھا اور بدن یا کپڑے پر مٹی پائے غسل فرض ہے احتلام ہو یا
 نہ ہو۔ پر جو احتلام باد ہو اور بدن یا کپڑے پر اثر نہ پائے غسل واجب نہیں اگر عورت کے پاس
 بیٹھا اسے ہاتھ لگایا اور بوسہ لیا اور شہوت ہو کے چپ سناٹے اسے مذی کہتے ہیں اس
 کے نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ پر جو ہاتھ لگانے سے مٹی شہوت ہو کر نکلے اور لذت
 ہو تو غسل واجب جواب علماء فرماتے ہیں کہ ہر انسان سونا اٹھا اور ناپاکی کے اور قراوت
 مذی کی پانی اسے چلبے کہ احتیلا کے واسطے غسل کرے۔ جب عورت حیض اور نفاس سے

پاک ہو اس پر غسل واجب ہو اور کثرت حیض کی تین دن ہیں اور زیادہ دس روز ہیں۔ اس مدت کے اندر جس رنگ کا لہو لگے حیض ہو۔ اور جب سفید پانی آیا حیض ہو چکا۔ غسل کر کے نماز پڑھے جتنے کے پیچھے جب تک لہو لگے نماز موقوف کرے خشک ہو جائے نماز پڑھے۔ لہو چالیس دن سے آگے چلا غسل کر کے نماز پڑھے حیض و نفاس میں نماز نہ پڑھے اور نہ روزہ رکھے جب تک سو کہ نہ جائے نماز کی قضا نہیں پڑھنے چاہئے اسے قضا کرنے۔ عورت سے حیض و نفاس میں جماع کرنا حرام ہے۔ اور آنحضرتؐ پر واجب ہے وضو کو قرآن شریف پر ہاتھ لگانا و انہیں مگر یاد پڑھنا روا ہے اور حاجت غسل ملے اور حیض و نفاس والی کو ہندوؤں باتیں نہ کہیں اور مسجد میں جانا بھی روا نہیں۔ اور کعبہ شریف کے گرد پھرنا بھی روا نہیں ہے۔

بیانِ تیمم کا۔ اگر نماز کو پانی نہ ملے ایک کوس بھر دور ہو یا بیماری سے پانی مائل کرنا ہو۔ پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھے۔ ہرگز نماز ترک نہ کرے۔ پہلے نیت کرے تیمم کرنا ہوں میں وضو نہ ہونے ناپاکی کے اور درست ہونے نماز کے فقہا بالائی اللہ تعالیٰ نیت کر کے وضو نہ ہونے ناپاکی کے متنبہ پر ہے۔ پھر میں پر ماس کے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملے اور ایسی طرح ملے کہ جتنا منہ ہاتھ دو بنا فرض ہے۔ سب جگہ ہاتھ نیچے۔ اور اگر ہاتھ میں انگلی ہو اسے بھی ہلائے تیمم غسل اور وضو کا ایک سانس جیسا آدمی وضو اور غسل سے پاک ہوتا ہے تیمم سے پاک ہو تائب ہو سو اس نماز اور قرآن پڑھا کرے جب تک پانی نہ ملے جب پانی لا تیمم لوٹا۔ اور جن چیزوں سے وضو لوٹ جاتا ہے انہیں سے تیمم لوٹ جاتا ہے اگر بدن یا کپڑا ناپاک ہو اور پاک کرنے کی واسطے پانی نہیں ملتا اسی طرح نماز فرض پڑھے پڑھو ستر کے موافق کپڑا پاک ملے سائے کپڑے ناپاک اتار کر نماز پڑھے۔

فرض نماز کے تیرہ ہیں سات باہر نماز سے ہیں اور چھ اندر نماز کے باہر کے سات یہ ہیں۔ اول پکی بدنی۔ دوسرے پکی کپڑے کی۔ تیسرے پکی جیسے نماز کی جو تھے ستر نہ ملتا۔ چوتھین وقت پر نماز پڑھنی۔ چھٹے قبلے کی طرف کھڑا ہونا۔ ساتویں نیت نماز کی دل میں کرنی یعنی جی میں سمجھنا کہ فجر کی فرض پڑھتا ہوں۔ نیت زبان سے کرنی ضرور نہیں چاہیے کہے یا نہ کہے

اگر آدمی کے بدن میں پھوڑا ہے یا زخم ہے اور ہر وقت بہتا ہے یا کسی کا سر و منہ پیشانی
 شکم ہے یا باؤ ستری ہے بند نہیں ہوتی یا دھن بند نہیں ہوتی یا عیسر علی ہے بند نہیں ہوتی
 ایسا آدمی ہر نماز کے وقت وضو تازہ کیا کرتے اور جب غطرہ نماز پڑھا کرے۔ نماز ترک
 نہ کرے جب وقت نماز کا گیا وضو لوٹا۔ فرد کو مشروبا پینا یا تنہا یا تو سمیت فرض ہے اور
 عورت حرمہ کو سارا بدن دھو کر وضو ہے اور نائی مستحب۔ چنانچہ فرض و اعمیٰ ہو تو
 عضو کی جو تھائی نماز میں کھلی ہے نماز ٹوٹ جائے جیسے جو تھائی نان کی یا جو تھائی ذکر کی
 یا انشیں کی یا جو تھائی عورت کے سر کی۔ یا کہیں درجہ کی کبھی نماز ناسید ہو جائے
 جسے کھڑا نہ ہو سکے نماز پڑھے ترک کرے کہ نماز کے ترک کا بڑا اذہاب ہے جسے پگڑی یا جامہ
 کرتا یا سر ہو اسے ٹوٹی ہے یا کہی اذہار مکرہ تو اب کم ہو جاتا ہے ہر نماز جانی نہیں۔ جو ستر
 فرض و دیگر کا۔ اگر نماز میں ایسے مقام پر ہو کہ قبلہ معلوم ہو پھر عمو یا اندھیری رات
 ہو۔ اگر کوئی آدمی نہ ہے جس سے پوچھے ایسی جگہ صبح کرے۔ جس طرف اس کا دل شہادت
 دے اسی طرف نماز ادا کرے بغیر سوچ کے نماز و درجہ نہیں اور جو گئی آدمی ہوں ہر آدمی
 سوچ یعنی قیام پر نماز کرے وقت نماز کے مشہور ہیں ہر مستحب یوں ہے کہ صبح کی نماز
 ذوالاولیٰ وقت سے اوپر کرے پڑھے۔ قرات سے پڑھے اور ظہر کی نماز گرمیوں میں ذوالاولیٰ
 سے پڑھے اور مغرب کی نماز اپنے دن اوپر کرے پڑھے اور عشا کی نماز بڑی رات کے
 پڑھے اور باقی نمازیں اول وقت پڑھنی بہتر ہیں۔ جس وقت سورج لکھتا اور جس وقت
 سورج چھٹے نماز پڑھنی درست نہیں نہ فرض نہ لفل۔ نہ نماز جنازے کی نہ مسجد تلاوت
 کا۔ ہر جس نے عصر کی نماز پڑھی نہ ہو وہ لاچار ہی کو سورج کے چھٹنے کے وقت پڑھے
 یوں صبح کی نماز کے پیچھے سورج کے نکلنے سے پہلے لفل پڑھنی چکرہ ہیں۔ برقصا نماز
 جائز ہے۔ چھ فرض داخل نماز کے یہ میں اول تکبیر تحریر ہے یعنی اللہ اکبر کہہ کے نماز شروع
 کرنی۔ دوسرے کھڑے ہو کر نماز پڑھنی تیسرے قرات یعنی نماز میں کچھ قرآن شریف پڑھنی
 چوتھے رکوع یا پنجوں دو مسجد سے ہر رکعت میں کرنے چھ قاعدہ آخر یعنی آخر نماز کے التحیات

تحریری ہوئی یعنی بہت کمزور ہوئی۔ واجب ہے کہ ایسی نماز پھر کچھ کچھ بڑی اور جو مذمت مکرورہ ترک
کی تو بھی پھر نہ ہے اور جو مستحب ہے کہ کیا نماز صحیح ہے یہ تو اس اثناء میں کہ ہوا نماز میں حرکت یافتہ
کرتی مکرورہ ہے اگر تھوڑی ہے اور جب بہت نماز فاسد ہوتی ہے نماز میں ہاتھ کی مٹی چھنی مکرورہ ہے
اور کپڑے کو مٹی سے بچانیکے لئے اٹھانا مکرورہ ہے اور کپڑے کو کاندھے پر ڈال کر دونوں طرف سے لٹکانا
یا کرتہ یا جامہ پہن کر ہڈا اسکے نہ باندھتے مکرورہ ہیں۔ نئے سر نماز پڑھتی مکرورہ ہے سر پر بالوں کا
جوڑا باندھ کے نماز مکرورہ ہے بلکہ ثواب یوں ہے کہ بالوں کو نماز کے وقت کھول دے تو وہ بھی
سجدہ کرتی۔ ناسٹھے کے آگے سے کنکر مٹی دور کرتی مکرورہ ہے جو سجدہ ہو سکے اور جو نہ ہو سکے
ایک بار یا دو بار دو کمرے تین باز کرے انگلیاں نماز میں چٹکانی مکرورہ ہیں نماز ادرہ سر ادرہ سر بچھنا
یا آسمان کی طرف دیکھنا یا اٹھنا یا اپنی طرف یا بائیں طرف اور جمائی یعنی انگڑائی تو ٹوٹی زمین پر سجدہ
کرنے میں بائیں تالی یا پیٹ سے رال ملانی مکرورہ ہے اور مرد کو لال زرد و کپڑوں سے پار لینی کپڑوں
سے یا لٹیرہ کیڑی سر پر باندھ کے شہر کھول کے نماز مکرورہ ہے اور جن کپڑوں میں آدمی یا جانور
کی صورت ہو ان سے نماز بڑھنی مکرورہ ہے اور نمازی کے آگے سے گندنا بہت بڑا گناہ ہے اسلئے
نمازی کو لازم ہے کہ جس جگہ سجدہ چلتا ہو نماز نہ پڑھے بلکہ ایک لکڑی اپنے آگے کھڑی کر کے
پڑھے۔ نماز میں کھانا خواب نہیں جتنا کنگ درکار و نا چاری کو معاف ہے جس وقت کہ بھوک
غالب ہو اور کھانا بھی تیار ہو اور وقت یہی ہو یا انسان کو احتیاج مکان ضرور یا پیشاب
کی ہو نماز مکرورہ ہے اول خاطر جمع کر کے نماز پڑھے جو نماز مکرورہ ہو وہ پھر کے پڑھنا خوب ہے
ناکہ قیامت کے عذاب سے چھوٹے اور جو نہ پڑھے تو فرض سر جو اترا پر تقصیر وار ہوا۔ اگر انسان
ایسا بیمار ہو کہ کھانا نہ ہو سکے تو بیٹھ کے نماز پڑھے اور رکوع۔ سجدہ کر کے اور جو رکوع سجدہ بھی
نہ کر سکے دونوں کیواسطے اشارہ کر کے پڑھ کر رکوع کیواسطے سر تھوڑا سا جھکا کر سجدہ کر کے اور سجدہ بہت
جھکا کرے اور جو بیٹھنے کی طاقت نہ ہو لیٹ کر نماز اشارے سے پڑھے۔ چپٹے لیٹے اور پاؤں
مٹیلے کی طرف منہ کر کے اور جو ایسا بیمار ہو کہ اشارے کیواسطے سر نہیں اٹھا سکتا نماز بوقت
رکے جب تک حق تعالیٰ سر اٹھانے کی طاقت دے جب عمر اٹھانی کی طاقت آدھی نماز شروع

نماز میں ہاتھ کی مٹی چھنی مکرورہ ہے

نماز میں کپڑوں سے پار لینی کپڑوں سے یا لٹیرہ کیڑی سر پر باندھ کے نماز مکرورہ ہے

کرے۔ اور بعض علماء کے کہنا ہے جیسے لاقوت سرائحاً نے کی ہو وہ قتل میں نیت کر کے
 دل سے نماز پڑھے۔ اور بلکوں سے اشاروں و گون و سجدوں کے کوسے و عرض نماز نہ
 چھوڑے کہ جو نماز کا نیت بجا فعل ہے۔ قیامت کے دن بے نمازی کو بہت سخت
 عذاب ہوگا۔

اگر انسان تین منزل یا زیادہ سفر کا ارادہ کر کے اپنے گھر سے نکلے اور عمارت

شہر کی سے باہر ہو یا یہ شخص مسافر ہو چار رکعت فرض کو در رکعت پڑھے یعنی پھر پھر
 عشا کی نماز دو در رکعت پڑھا کرے امد فجر مغرب کی نماز پوری پڑھے کم نہ کرے اور
 جو مسافر امام ہو اور مقیم مقتدی ہو مسافر ہی در رکعت نماز پڑھے کے سلام پھیرے اور مقیم
 مقتدی گھر ہو کے دو رکعت باقی اپنی پڑھے کے سلام پھیرے اگر مسافر ہو پھر آیا اب سفر
 تمام ہو چاروں رکعت آگے گھر میں پڑھے۔ اور جو راہیں مسافر نے کسی شہر میں یا گاؤں میں
 پندرہ دن یا پندرہ سے زیادہ رہنے کا ارادہ کیا تو یہی چار رکعت پڑھا کرے جسے مکہ میں مکہ
 سے سفر کرے گا پھر دو گانہ پڑھے گا مسافر سنتوں کو کم نہ کرے جو راہ میں چلا جاتا ہو اور سخت
 پڑھے کی فرصت نہ ہو دس سنت بوقوف کرے اور فرض پڑھے۔

نماز جمعے کی فرض ہے در رکعت جماعت سے شہر میں اکیلے صحیح نہیں
 لگاؤں میں بھی صحیح نہیں جیسے کہ فرض پڑھنے سے ظہر کی نماز سرے از جاتی ہے نیت یوں کرے
 نماز کرتا ہوں دو رکعت فرض اس جمعے کی واسطے اترنے فرض ظہر کے سیر سے حالاً صلوات
 علیٰ صلیت بخدا الامام متوجہاً الی جہۃ الکعبۃ الشریفۃ اللہ اکبر
 جمعے کے دن بعد دو پھر نہ کے وقت اذان کے خرید و فروخت حرام ہے تیماری نماز کی کر کے
 اور دنیا کے کاروبار بوقوف کرے جب امام خطبہ پڑھے سب اسکی طرف متوجہ ہو کر خطبہ سنیں
 اول سے آخر تک خطبہ کے بائیں گھون در سنت و نفل پڑھیں جب بیٹھے رہیں جب نماز ہوئے تو
 سب خرم و فروخت جائز ہے جمعے کے دن شہر میں ظہر کی نماز جماعت سے مکروہ و امام اعظم کے نزدیک

نماز کا ارادہ کرے

نماز کا ارادہ کرے

میں دو تکی نماز اور دونوں عیدوں کی واجب رہا اور علماء کے مذہب میں تینوں نماز سنت
 ہو گئے ہیں۔ عید الفطر کے دن سنت یوں ہے کہ پہلے کچھ کھائے اور مسواک کرے اور
 غسل کرے اچھے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو اگر میسر ہو لگا دے اور صدقہ فطر کا فقیر و نکو دیکے
 عید گاہ کو نماز کے واسطے جاوے اور راہ میں ہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا چلا جائے۔ جب عید گاہ میں
 پہنچے تکبیر موقوف کرے تکبیریں **اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ** اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ
 تین نماز عیدین کا اشراف کے وقت سے دو پہر تک ہے عیدین کی نمازیوں پر ہے نیت
 کر کے تکبیر پھر یہ کہ بعد ہاتھ باندھ کے سبھا تک للہم پڑھے جب پڑھ چکے دو نواں تکبیر کا نواں تک
 اٹھائے اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے
 اللہ اکبر کہے ہاتھ باندھ لے اور دوسری رکعت میں جب قرأت پڑھ چکے صلیطرح تین بار اللہ اکبر
 کہے پھر ہاتھ تیسری بار باندھے بلکہ چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کہہ کے رکوع کرے۔ عید الفطر کے
 دن بھی یوں کرے جیسے عید الفطر میں ہے پر پہلی نماز سے کچھ نہ کھائے بلکہ نماز عید کے بعد اپنی قربانی
 میں سے کھاوے اور راہ میں تکبیر لپکار کے بڑھتا چلے اور دونوں میں بہترین سے کہ جاوے ایک راہ سے
 اور آوے دوسری راہ سے نوین تالیف فقہ الحنفی کے تیسرے نسخے کی نماز تکبیر لپکار دینے پر فرض نماز
 کے لپکار کے کہے۔ **اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ** اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ
بیان جنازہ کا مردہ مسلمان کو غسل دینا اور گور و کفن کرنا اور نماز جنازہ کی پڑھنا قرآن
 کھایا ہے جو بچنے مسلمان بھی یہ کام کر لیں گے سب کے سر سے اتر جاوے گا اور جو کسی نے نہ کیا جس کو
 مردے کا احوال معلوم ہو گا سب گنہگار ہونگے مسلمان پر لازم ہے کہ اپنی موت یاد رکھے حدیث
 شریف میں لکھا ہے کہ جو کوئی ہر روز میں بار موت کو یاد کرے گا درجہ شہادت کا پاوے گا۔ اور لازم
 ہے کہ جو کسی کا دین یا حق اس پر آتا ہو یا نماز روزہ یا کفارت قسم کی یا اور کچھ اسکے ذمہ ہو ان سب
 پر زکوٰۃ لکھ کر اپنے پاس رکھے اگر چنانچہ موت آئے اسکے وارث ادا کریں جیسا انسان مرے لگے

بیان نماز عیدین کا

بیان جنازہ کا

کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۲۱
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۲۲
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۲۳
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۲۴
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۲۵
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۲۶
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۲۷
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۲۸
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۲۹
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۳۰
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۳۱
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۳۲
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۳۳
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۳۴
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۳۵
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۳۶
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۳۷
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۳۸
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۳۹
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۴۰
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۴۱
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۴۲
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۴۳
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۴۴
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۴۵
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۴۶
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۴۷
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۴۸
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۴۹
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۵۰
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۵۱
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۵۲
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۵۳
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۵۴
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۵۵
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۵۶
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۵۷
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۵۸
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۵۹
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۶۰
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۶۱
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۶۲
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۶۳
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۶۴
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۶۵
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۶۶
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۶۷
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۶۸
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۶۹
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۷۰
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۷۱
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۷۲
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۷۳
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۷۴
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۷۵
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۷۶
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۷۷
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۷۸
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۷۹
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۸۰
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۸۱
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۸۲
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۸۳
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۸۴
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۸۵
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۸۶
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۸۷
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۸۸
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۸۹
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۹۰
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۹۱
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۹۲
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۹۳
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۹۴
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۹۵
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۹۶
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۹۷
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۹۸
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۱۹۹
 کتاب الفرائض ج ۱ ص ۲۰۰

جوئی اور کئے نام پر کسی بھی انتہایت بڑے۔ یہ بڑی چال ہوئی ہیں جس سے تعالیٰ نجات دے جسے
 دعا دیا کے وسیلے سے منظور ہوں نہ کہ یا اللہ میری مراد فلانے ولی کے اطمینان سے
 اور نہ کہ یا میری مراد بڑاؤ۔ اور یا زیوں کرے یا اللہ میرے بیٹا میرے
 نام کا فقیر ہو گا نہ کہ فلاں اور ثواب اور سکا فلانے ولی کی روح کو بخشوں یوں کہ یا میر
 تو مجھے ثیاد لگا تیری نیاز کروں گا ایسی باتیں بہت بڑی ہیں۔ خدا نیک عمل کی توفیق دے
 شب برا کو مرد و لکی گوہ چراغ جلانے بلکہ ہر وقت حرام میں اولیا کی گور جو یا شہید کی مراد
 کسی اور کی اور لال تانگے سے یا سن باندھ کے مرد و لکی فاختہ دینی بیوہ بات سے حکو
 فاختہ دینی منظور نہ کیا لایا فی خدا کے واسطے محتاجوں کے تین دیکھ ثواب مروے کو بخشے
 زیادہ بکیر امید قوی ہے۔ اور شب برا کو گھروں کے اندر بہت چراغ جلانا اور آقا ہی
 چوڑا ناصرام ہے کیونکہ یہ رات بزرگ ہے اس بات عبارت کرے بدعتوں سے بچ کر ہے
 بیان زکوٰۃ اور صدقہ فطر کا۔ تیسرا کن اسلام کا زکوٰۃ ہے۔ اور وہ فرض ہے۔
 ہے جو کوئی زکوٰۃ فرض نہ جائے وہ کا فرض ہے اور جیسے فرض ہے اولاد نہ کرے
 قیامت کے دن اسکا مال نہ پھر کے اس کے کلمے میں لوق ہو گا اور سدا جائی
 و زنج میں گرم کر کے اور کے بدن پر و ان دیکھے زکوٰۃ فرض ہے سلمان۔ آزاد و عامل
 بالغ و عیال و مالک نصاب کا ہو اور وہ نصاب کا بار و بار ضروری سے بچ کر ہو اور
 نصاب ایک برس پورا کرے یعنی غلام پر زکوٰۃ نہیں اور لڑکے اور دیوانے کے مال
 میں ہی زکوٰۃ فرض ہے اور لکی طرح والی انکار ہو اور جب کے پاس مال نصاب سے کم ہو
 تیسر زکوٰۃ نہیں ہے اور جب کے پاس مال نصاب بھر ہو وہ آٹا یا اس سے زیادہ فرض دار
 ہو یا تیسر زکوٰۃ نہیں ہے درخت کے گھر و غلے پھلنے کے کیر و غلے و مسکے غلاموں میں سوائی کو
 جانور و غنم لڑائی کے ہتھیار و غنم کے اوزار و غنم بڑے کی کتابوں میں درج نہ ہونے چیزیں
 کار و بار میں کام آتی ہیں جیسو تو انعامی دیکھنے کے برتن انہیں بھی زکوٰۃ نہیں ہے جس مال میں
 زکوٰۃ فرض ہے وہ مال میں قسم ایک قسم نقدی یعنی سونا چاندی خواہ وہ یہ اسیر فی ہو یا نہ ہو

تیسرا کن اسلام کا زکوٰۃ ہے

یا پترے سونے کے یا چاندی کے ہوں۔ نصاب چاندی کے دو سو درہم ہیں جنکی باون تولہ اور چھ ماشے چاندی ہوتی ہے جسے حق تعالیٰ نے اور کھانی کے اتنی چاندی اس کے پاس بچے اور برسوں میں اس پر گزرے چالیسواں حصہ فرض خلیں کے خد کی زاد میں دے اور نصاب سونے کی بیس مثقال ہیں جسکا سات تولہ اور چھ ماشے سونا ہوتا ہے جس کے پاس اتنا سونا کاروبار و ضروری سے بچا ہے اور برس میں گزرے چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے نیت زکوٰۃ میں ضروری ہے بغیر نیت کے ادا نہیں ہوتی تبصر زکوٰۃ فرض ہو جس وقت کہ چالیسواں حصہ جدا کرے اسے زکوٰۃ فرض جان کے جدا کرے اور فقیر و مکوئے اور جو چاہے کرے جب کسی فقر کو کچھ دے اس وقت بھی میں سمجھتا ہوں کہ زکوٰۃ فرض ادا کرتا ہوں۔ اگر نیت زکوٰۃ کی نکی اور سارا سا مال بانٹ دیا زکوٰۃ سکر اتر گئی اور جو کچھ مال کھا اور کچھ فقروں کو دیا اور نیت زکوٰۃ کی نہ کی بعض علماء نے کہا ہر سارے مال کی زکوٰۃ دینا لازم ہے۔ اور بعضوں نے کہا جتنا مال بانٹا اسکی زکوٰۃ سر سے اتر گئی جتنا رہا اسکی زکوٰۃ دے۔ دوسری قسم مال زکوٰۃ کی یہ ہے کہ سوداگری کے واسطے کپڑا یا غلہ یا اور کچھ خرید اور جب اپنے مال پر برس روز گزرے اسکی قیمت کرے اگر باون تولہ چھ ماشے چاندی یا اس سے زیادہ قیمت اسکی نہیں ہے چالیسواں حصہ زکوٰۃ دے تیسری قسم مال زکوٰۃ کی جانور ہیں یعنی اونٹ گائے بکریاں خر مادہ ریلی ملی۔ اگر سارے برس یا آدھے برس سے زیادہ جنگل میں چگا کرین زکوٰۃ انہیں واجب ہے۔ اونٹ کی زکوٰۃ کے سارے میلے میاں نہیں کترتیں گلے بیلوں کے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ جب بیس پورے ہوں اور برس روزانہ گزرے ایک یا بیجا یعنی بڑا یا بڑا و برس دن سے زیادہ کا دو برس سے کم کا ہے جب چالیس ہوں ایک مثالی یعنی دو برس سے زیادہ تین برس سے کم کی پڑیا یا پڑوا کر جب سناٹھ ہوں دو تینے دیوے۔ جب ستر ہوں ایک مثالی اور ایک۔ تبجا جب اسی ہوں دو میں جب نوے ہوں تین تبجا جب سو ہوں دو تینے اور ایک مثالی دے اسی طرح ہر ایک بیس میں تبجا اور ہر چالیس میں مثالی دیا کرے۔ گاڑ بھینس کی زکوٰۃ ایک ہی طور پر ہے چالیس بکری سے کم ہر زکوٰۃ نہیں جب چالیس ہو کرے ہوں اور برس دن یا پتر گزرے ایک

میں
اور جب مال
نصابوں کا
کچھ نہیں
چاہتی ہے
وہ سب

بکری دے ایک سو بیس تک جب ایک سو اکیس ہوں دو بکری زکوٰۃ دے اور دو تک جیسے سو بکریں بارہ
 ہوں بکری دے ایک کم چار سو تک جب چار سو پندرہ ہوں چار بکری دے پھر ہر سو بکری میں
 ایک بکری دیا کرے۔ پھر بکری کی زکوٰۃ ایک ہی طور ہے زکوٰۃ جس چاہے بکری دے چاہے بکرا دے
 چھوٹے بڑے سب جانور کن کے زکوٰۃ دے زکوٰۃ مسلمانوں کے دے کافر و کونکر دے فقیر و نکو
 دو تہند و نکو دے دو تہند وہ ہے کہ مالک نصاب ہو اور نصاب کو کم مال جسکے پاس ہو زکوٰۃ
 اسے دینی جائز ہے۔ زکوٰۃ اسے مان یا پک اور اپنی اولاد کو دے اور عورت یا شوہر کا اور شوہر یا
 عورت کو نہ اور غلام باندی کو نہ اور زکوٰۃ کا حصہ سید و نکو نہ بکری سو زکوٰۃ کا اور کچھ بواکب سے
 گندے اگر چاہائی قرابت والے محتاج ہوں زکوٰۃ انکو دینی بہت ہی خوب ہے۔

صدقہ فطر کا۔ جو شخص مالک نصاب ہو عید کے دن صدقہ فطر کا دینا اس پر واجب ہے جتنے
 آدمی گھر کے ہوں ہر ایک کی طرف سے دو سیر گندم یا چار سیر جو فقیر و نکو دیکے عید کی نماز کو یا اسے
 پہنچائی جو روکیٹ یا اور میا اور پیٹی بالغ کی طرف سے دینا ضرور نہیں۔ وہ بچے یا مسکین صدقہ میں
 اگر مالک نصاب ہوں پر غلام باندی کی طرف سے دے جسے صدقہ فطر عید کے دن نہ دیا واجب چاہے
 دے جب کوئی کسی کے گھر آئے ہیں دن تک ضیافت اسکی خوشی سے کرنی سنت ہے بحال کرنا۔
 بغیر محتاجی کے حرام ہے جو شخص مالک نصاب کلب عید الفیض کے دن قربانی اس پر واجب ہے
 بکری برس دن کی یا زیادہ کی گائے دو برس کی اونٹ پانچ برس کا یا زیادہ کا ذبح کرے
 اور جو سات آدمی اونٹ یا گایں میں شریک ہو کر قربانی کریں جائز ہے اگر سبکی عرض قربانی کی
 ہو قربانی قربہ یا عید نہ کرے۔ قربانی عید کی نماز سے پہلے جائز نہیں عید کی نماز سے پیچھے ذبح
 کرے۔ تین دن تک ذبح درست ہے۔ دسویں گیارہویں بارہویں اگر تین دن کا اندر قربانی کی جتنی قربانی
 یا اسکی قیمت ہو فقیر و نکو دے صدقہ فطر کا اور ضعیف کا ہر صاحب نصاب پر واجب ہے نصاب سے
 والی ہو یا نہ ہو۔ جیسا کہ پہلے سے زیادہ ہو اور قیمت اسکی نصاب ہو اور قیمت بجا رہے

وہ جو مالک نصاب ہو عید الفیض کے دن قربانی اس پر واجب ہے اگر سبکی عرض قربانی کی ہو قربانی قربہ یا عید نہ کرے۔ قربانی عید کی نماز سے پہلے جائز نہیں عید کی نماز سے پیچھے ذبح کرے۔ تین دن تک ذبح درست ہے۔ دسویں گیارہویں بارہویں اگر تین دن کا اندر قربانی کی جتنی قربانی یا اسکی قیمت ہو فقیر و نکو دے صدقہ فطر کا اور ضعیف کا ہر صاحب نصاب پر واجب ہے نصاب سے والی ہو یا نہ ہو۔ جیسا کہ پہلے سے زیادہ ہو اور قیمت اسکی نصاب ہو اور قیمت بجا رہے

نے قدر مٹینا فرض نماز اور وتر بیٹھنے کے پڑھنے بغیر جاری کے صحیح نہیں اور سنت اور نفل
 بیٹھنے کے بھی جائز ہے پر کھڑے ہو کے پڑھنا بہت ثواب ہے۔ یہ نیزہ فرض نماز کے ہیں
 انہیں سے اگر ایک بھی ترک کرے نماز ٹوٹ جائے پھر کے نماز پڑھے۔ امام اعظم صاحبؒ کو مذہب
 میں ایک آیت قرآن کی نماز میں پڑھنی فرض ہے۔ اور ایک آیت سے زیادہ پڑھنا واجب ہے یا
 سنت ہے۔ پر اور اماموں کے مذہب میں الحمد ساری پڑھنی فرض ہے۔ قرأت دو رکعت فرضوں
 میں فرض ہے اور باقی میں سنت ہے۔ اور وتر اور سنت اور نفل جو ہر رکعت میں قرأت فرض ہے۔
سیانِ انجیات نماز واجب نماز کے جو دو ہیں اول الحمد ساری پڑھنی۔ دوسرے الحمد کے
 پیچھے سورۃ فی ہوتی پڑھنی تیسرے رکوع سجدہ میں دیر کرنی۔ چوتھے رکوع کے مید ہا کھڑا
 ہو کے سجدہ کرنا۔ پانچویں ایک سجدہ کر کے بیٹھنے کے دوسرا سجدہ کرنا۔ چھٹے درمیان نماز
 کے التحیات کے بیٹھنا۔ ساتویں التحیات و دونوں قصد نہیں پڑھنی۔ آٹھویں پکار کر پڑھنا
 جہاں پکار کر پڑھتے ہیں امام کو اور آہستہ پڑھنا جہاں آہستہ پڑھتے ہیں۔ نویں السلام علیکم
 ورحمت اللہ وبرکاتہ کے آخر میں کہنا۔ دسویں عافوت وتر میں پڑھنی۔ گیارہویں پچھتہ تکبیریں
 دونوں عیدوں کی نماز میں پڑھنی۔ بارہویں چار رکعت فرض میں دو رکعت اول قرأت کی واسطے
 مقرر کرنا۔ تیرہویں فرض بار بار ہر رکعت میں آتے ہیں اس میں ترتیب رعایت کرنی۔ اور
 چودھویں ہر واجب میں ترتیب نگاہ رکھنی۔ سب چودہ واجب ہوئے۔ انہیں سے اگر قصد کر کے
 ایک بھی ترک کر لیا نماز جاتی نہیں پر نہایت مکروہ ہوتی ہے اور جانشینکے پاس ہو جاتی ہے
 واجب ہے کہ پھر اس نماز کو پڑھے اور جو ان واجبوں میں سے ایک یا زیادہ ایک سے
 بھول کے ترک کیا اور آخر نماز کے سجدہ سہو کا کیا نماز صحیح ہوتی اور جو سجدہ سہو کا نہ کیا
 واجب ہے کہ یہ نماز پھر کے پڑھے اور جو پھر کے نماز نہ پڑھی فرض اثر گیا پر واجب کہ ترک سے
 لٹا نہ سر پر رہا اور سجدہ سہو کا یہ ہے کہ جب آخر کی التحیات پڑھ چکے دہنی طرف سلام
 پھر کے دو سجدے کر کے پھر التحیات اور دہرے کے سلام پھر کے۔ لازم ہے ہر مسلمان پر کہ
 الحمد اور کئی سو تیس قرآن کی اور جو چیز کہ نماز کے اندر پڑھی جاتی ہیں خوب صحیح کر کے پڑھے

نہیں تو گنہگار نہ ہوگا۔ بلکہ بعض غلطیوں سے نماز جانی ہوگی۔ اگر الحمد سے پہلے بھول کے سو رکعت پڑھ گیا یا ایک رکعت پڑھ گیا۔ سجدہ سہو کا واجب ہو گیا۔ جو الحمد کے پیچھے پہلی یا دوسری رکعت میں سو رکعت پڑھنا بھول گیا تو پیشری یا چوتھی میں الحمد کے پیچھے پڑھ لے اور سجدہ سہو کا کرے۔ اہام پر واجب ہے کہ دو رکعت صبح اور مغرب اور عشا اور جمعہ اور عیدین اور شہرام تفرات میں قرأت پکار کے پڑھے اور پڑھتا ہو یا قضا اگر بھول کے آہستہ پڑھے سجدہ سہو کا کرے اور اکیلا آدمی مختار ہے چاہے ان نمازوں میں پکار کر پڑھے چاہے آہستہ اگر وقت پر پڑھتا ہو پکار کے پڑھنا اچھا ہے اور جو اکیلا قضا پڑھتا ہو آہستہ پڑھے پکار کے جائز نہیں اور ظہر اور عصر کی نمازیں اور انکی نفلوں میں آہستہ پڑھے پکار کے جائز نہیں۔ اگر دو رکعت پڑھے التحیات کے واسطے بیٹھنا بھول گیا جب تک سجدہ کھڑا نہیں ہوا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کا لازم نہیں اور جو سیدھا کھڑا ہو گیا پھر بیٹھ کر نماز کے سجدہ سہو کا کرے اور جو کچھ بیٹھ جائے نماز کوٹ بجا لگی اور جو چار رکعت پڑھے کے پانچویں کے واسطے کھڑا ہوا۔ اور التحیات بھول گیا جب تک پانچویں کا سجدہ نہیں کیا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کا کرے سلام پھیرنے نماز درست ہوئی اور جو پانچویں نماز کا سجدہ کیا فرض باطل ہوئے یہ نماز نفل ہوئی۔ چاہے التحیات پڑھے کے سجدہ سہو کا کرے۔ سلام دے اب چار رکعت نماز نفل ہوئیں اور ایک رکعت ضائع ہوئی۔ اور جو چاہے پانچویں کے ساتھ ایک رکعت اور پڑھے کے پوری چھ پڑھے کے سجدہ سہو کا کرے سلام دے۔ اور جو پانچویں رکعت پڑھے چھٹی رکعت اس کے ساتھ ملا کے سجدہ سہو کا کرے سلام دے گا تو بھی نماز صحیح ہوگی۔ چار فرضوں و نفلوں ہو گئے۔

اس کیونکہ فرض کو بفرض کے واسطے ترک کیا لیکن صاحب درمختار نے بجز لائق وغیرہ سے نماز کیا ہے کہ اگر بیٹھ بھی گیا تو بھی نماز فاسد ہوگی مگر سجدہ سہو کا لازم ہے۔ ۱۰

یہ کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ جب کہ حی علی الفلاح یہ کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ جب کہے
 اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ یہ بھی کہے جو کوئی بعد اذان کلمہ شہادت پڑھے کہ یہ دعا پڑھے
 اللہم ربّ هذا الدعوۃ الثامۃ والصلوۃ القائمۃ اتّجملنا لوسیلتہ والفضلۃ والکرمۃ
 المرفیعة والعبۃ مرقانہ الخیر الذی وعدنہ وادمن قنا شفاعتہ یوم القیامۃ
 انک لا تخلف المیعاد۔ حق تعالیٰ اس کے گناہ بخشے اور حضرت اس کی شفاعت کریں
 جس طرح جواب اذان کا اسی طور پر جواب اقامت کا ہے پر جب بکرتے ہیں کہ قدامتہ الصلوۃ
 تو یہ کہے اقامۃ اللہ اذین اذان کے پیچھے دعا کرے جو چاہے اُسید قبول کی ہے۔ اذان
 سن کے نماز کی واسطے آہستہ آہستہ چل کے آدے دوڑ کر نہ چلے کہ بُرا ہے اور جماعت کی واسطے
 بھی دوڑے نہ چلے اگر انسان چاہے کہ جید نماز پڑھے ایسے طور سے کہ جس میں فرض واجب مستحب مباح
 ہو صلہ و مکروہات سے خالی ہو وہ یوں ہے کہ اذان کہے اور اُس کے پیچھے اقامت یعنی تکبیر ہو
 اور پھر صلہ کی کیفیت امام اُٹھے اور دل کو خدا کی طرف متوجہ کرے نیت کرے اور قدامتہ الصلوۃ
 کے وقت دونوں ہاتھ کاٹوں تک اُٹھائے اللہ اکبر کہے اور مقتدی امام کے پیچھے اللہ اکبر
 کہیں اور عورت موٹے ہوں تک ہاتھ اُٹھا دے اور دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر مرد ناف سے
 نیچے اور عورت چھاتی پر باندھے امام اعظم کے مذہب میں اور علماء کے مذہب میں مرد
 چھاتی پر باندھے اور بیٹھا کہ اللہ ربّ العزت نمازی آہستہ پڑھیں۔ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا پھر
 اقام اور اکیلا استود باللہ من المتیقن الرّحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ پڑھیں مقتدی پھر نہ
 پڑھیں امام اور منصرف الحمد للہ پڑھے پھر سارے نمازی اُمین آہستہ کہیں۔ امام اعظم کے مذہب
 میں مگر مقتدی جبکہ امام کی اُمتد سے پھر امام اور اکیلا سورت پڑھے اور مقتدی چپ ہو کر
 سنا کریں جب قرأت پڑھ چکے اللہ اکبر کہتا ہو اور کہیں میں جاسے اور مقتدی امام سے پیچھے
 کہیں اور انگلیاں دونوں ہاتھوں کی کشادہ کر کے دونوں گھٹنے منقبض کر کے پیر میں اور دونوں
 ہاتھ سیدھے رکھیں جیسے کمان کا پتلہ اور سر سر میں ہموار برابر رہے۔ سر اونچا اور نیچا نہ ہو
 اور سبحان ربی اعظم یوں یا رب یا رب یا سات بار کہیں۔ پھر امام پیچھے اُس کے مقتدی سر اٹھا کر

حی علی الفلاح
 اللہ اکبر اللہ اکبر
 اللہ ربّ هذا الدعوۃ
 الثامۃ والصلوۃ
 القائمۃ اتّجملنا
 لوسیلتہ والفضلۃ
 والکرمۃ المرفیعة
 والعبۃ مرقانہ الخیر
 الذی وعدنہ وادمن
 قنا شفاعتہ یوم
 القیامۃ انک لا تخلف
 المیعاد۔
 اذان سن کے نماز کی
 واسطے آہستہ آہستہ
 چل کے آدے دوڑ کر نہ
 چلے کہ بُرا ہے اور
 جماعت کی واسطے
 بھی دوڑے نہ چلے
 اگر انسان چاہے کہ
 جید نماز پڑھے ایسے
 طور سے کہ جس میں
 فرض واجب مستحب
 مباح ہو صلہ و
 مکروہات سے خالی ہو
 وہ یوں ہے کہ اذان
 کہے اور اُس کے
 پیچھے اقامت یعنی
 تکبیر ہو اور پھر
 صلہ کی کیفیت امام
 اُٹھے اور دل کو خدا
 کی طرف متوجہ کرے
 نیت کرے اور قدامتہ
 الصلوۃ کے وقت
 دونوں ہاتھ کاٹوں
 تک اُٹھائے اللہ اکبر
 کہے اور مقتدی امام
 کے پیچھے اللہ اکبر
 کہیں اور عورت موٹے
 ہوں تک ہاتھ اُٹھا
 دے اور دایاں ہاتھ
 بائیں کے اوپر مرد
 ناف سے نیچے اور
 عورت چھاتی پر
 باندھے امام اعظم
 کے مذہب میں اور
 علماء کے مذہب میں
 مرد چھاتی پر
 باندھے اور بیٹھا کہ
 اللہ ربّ العزت نمازی
 آہستہ پڑھیں۔ امام
 ہو یا مقتدی یا اکیلا
 پھر اقام اور اکیلا
 استود باللہ من
 المتیقن الرّحیم بسم
 اللہ الرحمن الرحیم
 آہستہ پڑھیں مقتدی
 پھر نہ پڑھیں امام
 اور منصرف الحمد
 للہ پڑھے پھر سارے
 نمازی اُمین آہستہ
 کہیں۔ امام اعظم کے
 مذہب میں مگر مقتدی
 جبکہ امام کی اُمتد
 سے پھر امام اور اکیلا
 سورت پڑھے اور
 مقتدی چپ ہو کر
 سنا کریں جب قرأت
 پڑھ چکے اللہ اکبر
 کہتا ہو اور کہیں میں
 جاسے اور مقتدی امام
 سے پیچھے کہیں اور
 انگلیاں دونوں ہاتھوں
 کی کشادہ کر کے
 دونوں گھٹنے منقبض
 کر کے پیر میں اور
 دونوں ہاتھ سیدھے
 رکھیں جیسے کمان
 کا پتلہ اور سر سر
 میں ہموار برابر رہے
 سر اونچا اور نیچا نہ
 ہو اور سبحان ربی
 اعظم یوں یا رب یا
 رب یا سات بار کہیں
 پھر امام پیچھے اُس
 کے مقتدی سر اٹھا کر

سید نے کھڑے ہوئے۔ امام مزار آٹھانے کے وقت جمع اللہ علیہ وسلم کے اور مقتدی دیکھا لکھ سکے
 کے اور اکیلا نمازی دونوں کے۔ اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونوں کے بہت علماء
 کا اس پر عمل ہے جب قریب پورا کر لیں اول امام بیچے اسکے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ
 میں جاویں پہلے زمین پر گھٹنے پھر دونوں ہاتھ کی انگلیاں ماسکے قبلہ کی طرف کر کے برابر دونوں
 کے رکھیں اور بازو کو بغل سے اور پیٹ کو زانوؤں سے اور ہنڈی کو اوڑھنا ہونکو مرد زمین سے
 دور رکھیں اور عورت ان سب کو پیچھے اور بیچ میں رکھیں یا پانچا دیاسات یا کسی
 کہیں پھر امام کے پیچھے اس کے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے مزار آٹھانے کے چپن و تسلی
 سے شہ کے پڑھیں اللہ اکبر کہتے ہوئے اور جوسارے گئے نہ پڑھ سکے ایک یا دو
 کہے پڑھ غیبت سے پھر امام کے پیچھے اسکے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں حاجتیں
 تیں ہار یا پانچ بار یا سات بار زمین پر رکھیں پھر امام بیچے اسکے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے
 ہونے دوسری رکعت کیواسطے انھیں پہلے ہاتھ پھر ناک پھر دونوں گھٹنے اٹھاکے کھڑے ہو کر
 جس طور پہلی رکعت پڑھی تھی دوسری رکعت بھی پڑھیں سبحانک اللہم ادا و اذیہ اللہ نہ پڑھیں
 جب دوسری رکعت پڑھیں دایسے پاؤں کھڑا کر کے انگلیاں اُسکی قبلہ کی طرف کریں۔ اور
 بائیں پاؤں بچھاکے اُسکا اوپر بیٹھیں اور انگلیاں دونوں ہاتھ کی قبلہ کی طرف کر کے دونوں
 زانوؤں پر رکھ کر التیحات پڑھیں اگر نماز دو گانہ ہے درود دعا التیحات کے پیچھے پڑھیں
 دونوں طرف سلام دیں۔ اکیلا نمازی سلام کیوقت جی میں یوں نیت کرے کہ سلام دونوں
 طرف کے فرشتوں کو کرتا ہوں اور باہم یوں نیت کرے کہ سلام مقتدیوں کو اور فرشتوں کو کرتا
 ہوں اور مقتدی یوں سمجھے کہ سلام امام کو اور ادھر ادھر کے مقتدیوں کو اور فرشتوں کو کرتا ہوں۔
 اور التیحات کیواسطے اس طرح دعوت بھیجے کہ دونوں پاؤں دینی طرف نہ لگاؤ اور بائیں سرین پر
 جھک جائے اور جو نمازین یا چار رکعت کی ہے وہ رکعت کے پیچھے التیحات پڑھ کے کھڑا ہو کر
 تیسری یا چوتھی رکعت نوری الحمد سے پڑھ کے آخر کی التیحات کے پیچھے درود دعا پڑھ کے

مقتدیوں کو کرتا ہوں
 امام کو کرتا ہوں
 فرشتوں کو کرتا ہوں
 ادھر ادھر کے مقتدیوں کو کرتا ہوں
 فرشتوں کو کرتا ہوں

جی نہ ہو اسپر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ جب نیت تجارت کی اسیں ہوگی اور برس بھی اسپر گذرے گا۔
بیانِ روزہ رمضان کا جو مختار کن اسلام کا روزے رمضان شریف کے
 ہیں۔ جو کوئی فرض بخائے وہ کافر ہے اور سپر فرض ہوں اور نہ رکے بڑا گنہگار ہے نیت روزہ
 میں فرض ہے بغیر نیت کے صحیح نہیں ہے ہر رات نیت کرے۔ وقت نیت کا ساری رات
 ہے صبح کی نماز سے پہلے سب علماء کے مذہب میں لیکن امام اعظم کے نزدیک جس نے روزے
 کی رات میں نہ کی دن میں نہ پھر سے پھلے کرے اگر کچھ کھا یا پیا نہ ہو اور دوسرے دو چھ نیت کسی کے
 مذہب میں صحیح نہیں ہے اگر کسی نے چاند رمضان شریف کا اپنی آنکھوں سے دیکھا اور قاضی
 نے اس کی بات پر اختیار نہ کیا اور شہر والوں کو روزے کا حکم نہ کیا اس چاند دیکھے والے پر روزہ رکھنا
 واجب ہوا اور جو عین کا چاند اپنی آنکھوں سے دیکھا اور قاضی نے اس کے کہنے سے عید نہ کی اس
 شخص کو روزہ افطار کرنا ہوا اگر نہیں بلکہ سب مسلمانوں کے ساتھ عید کرے۔ اور جو دونوں
 صورتوں میں سے روزہ نہ رکھا یا ایک میں نہ رکھا قضا اس روز کی اسپر واجب ہے۔ پر کفارہ
 واجب نہیں ہے جس نے رمضان کے روزے میں قصد کر کے کھا یا پیا غذا یا دوا یا جنسار
 قصد کیا روزہ اس کا ٹوٹا اور اس پر قضا اس روز کی واجب ہوئی اور کفارہ یعنی گنہگاری
 بھی واجب ہوئی۔ ایک بردہ آزاد کرے اور جو بردہ میں سے ہو دو مہینے تک نیت روزے رکھے
 اگر کوئی روزہ دو مہینے کے اندر عذر سے یا بغیر عذر کے ٹوٹ گیا پھر نہ سے دو مہینے کے
 روزے رکھے پر جو عورت نے حیض نفاس کے عذر سے دو مہینے کے اندر کوئی روزہ کھایا تو
 نقصان فقہ نہیں اور جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو ساتھ فقیر و نکو کھانا دیوے ایک ایک کو اتنا
 دیوے جتنا صدر فقہ میں دینا ہے اور جو رمضان کو سوائے کوئی اور روزہ رکھے اور توڑ دے
 تو کفارہ نہیں ہوتی بلکہ قضا واجب ہے اور جو رمضان کا روزہ خطا سے توڑا یعنی کلی کرتے
 ہوئے یا قصد حلق میں پانی آکر گیا یا کسی نے اسے گرا کر توڑ دیا تو حلق میں پانی با اور کچھ ذالہ یا
 یا کان میں یا ناک میں دار و الدی یا جو چیز دوا غذا نہیں جیسو کنکر مٹی لکڑی کھانی قصد کر
 کر یا عمدہ شے کی یا بات خیال کر کے کھانا سحری کھا یا پیچھے معلوم ہوا کہ رات نہ تھی بلکہ صبح

جو مختار کن اسلام کا روزہ رمضان شریف کے

دیکھا ہے کہ اگر نفاس کے عذر سے روزہ کھائے تو بھی بڑا گنہگار ہے دو مہینے کے روزہ رکھے والہ اعلم

صادق ہو گئی تھی یا اسے خیال کیا کہ دن آٹھ ہو گیا ہے اور افطار کا وقت ہو گیا یہ بات
 وہ بیان کر کے روزہ کھولا پیچھے دن نکل آیا یا سوئے تو کسی حلق میں پانی جا پڑا۔ ان سب
 صورتوں میں روزہ ٹوٹا اور قضا واجب ہوئی پر کفارہ واجب نہیں اور جو روزے
 کو بھول گیا اور بھول کر کھا یا پانی پیا یا جراح کیا یا غسل کی حاجت ہوئی یا بدن میں میل ملا۔ یا
 آنکھوں میں سرمہ ملا تو بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ روزے میں غیبت یعنی کسی کا کلمہ کرنا اور کسی
 کو گالی دینا اور برا کہنا نہایت بد ہے تو اب روزے کا جائز ہوتا ہے بلکہ روزہ دار کو لاشعری کے
 کو پاک اور صاف رکھے اور حلال چیز سے افطار کرے اور عبادت میں مشغول ہو چھوٹے وعظا ہر
 موقوف کرے اس مہینے مبارک کو غیبت سمجھو ایک عبادت اس کی ستر ماہ کا برابر ہے فقیرین کی خدمت
 غیبت جلستے اور صدقہ فطر کا عید کے دن نہایت خوشی سے ادا کرے اور روزے اس کے مقبول ہوں
 اور مسافر کو روزہ رمضان کا کھانا جائز ہے اور جو روزہ رکھیں تو بھی جائز ہے پر جو روزہ رکھنے کو
 مریض یا اندیشہ ہو روزہ رکھنا گناہ ہے جس مریض مسافر نے روزے رمضان کے کھائے تھے
 اور وہ اسی مرض میں مر گیا یا سفر میں مر گیا گناہ نہیں اور جو بیمار چنگا ہو کے مر گیا یا سفر میں
 ہو کے مر بیٹھنے دن چنگا ہو کے چیتا رہا یا مسافر مقیم ہو کے چیتا رہا اسے دینی قضا واجب ہوئی
 جیسے کسی روزے بیماری یا سفر میں کھائے پھر چیتا ہو کے یا مقیم ہو کے پانچ دن جیاب آئیں
 یا پانچ روزے قضا واجب ہوئے۔ اگر قضا کی وارث پر واجب ہے کہ روزے کے بدلے دوسرے
 گندم یا چار سیر جو فقیر و نکو سے پر دینا وارث پر واجب لازم ہے کہ مرد کہہ مرا جو اور بغیر کے
 وارث نے اگر دیا تو بھی صحیح ہے قضا رمضان کی چاہے یک نخت سکے چاہے فرق سے
 رکے لیکن کفارہ ایک نخت واجب ہے جو شخص نہایت بڑا ہو اور طاقت روزہ کی نہ رہے
 روزہ نہ رکھے اور جو صحت پر روزے کے برابر صدقہ فقیر و نکو دے پھر طاقت اگر روزہ کی آجائے
 ان روزہ کو قضا کرے جو عورت حمل پر جو یا دودھ پلاتی ہو۔ اگر روزہ رکھنے سے اس کے بچہ کو ایذا ہو
 روزہ کھا دے اور قضا روزے کی اس پر واجب ہے جو عورت حیض نفاس والی روزہ کھا دے جب

فیہ خبر از امام

پاک ہو قضا اسکی کرے۔ جو کوئی عید الضحیٰ کے عرفے کے دن روزہ رکھے ایک برس اگلے اور ایک برس پچھلے کے گناہ بخشے جاویں اور روزہ عاشورہ کا رکھے ایک برس کے گناہ بخشے جاویں جیسے نماز سوائے خدا کے کسی کو سب سے پہلی جائز نہیں روزہ بھی کسی اور کا رکھنا جائز نہیں۔

بیان حج کا پانچواں رکن اسلام کا ہے جسے حق تعالیٰ خرچ راہ اور سواری سے اور راہ میں امن ہو حج اکبر فرض ہے جو کوئی حج کو فرض نہ جانے وہ کافر ہے اور جبر فرض ہو اور نہ کرے وہ فاسق یعنی بڑا گنہگار ہے۔ حج ساری عمر میں ایک بار فرض ہے جب خدا اسباب مہیر کرے اسوقت معلوم کر لے اس واسطے باقی مسئلے بیان نہ کئے جیسے ارکان اسلام کے بجالانے فرض ہیں گناہوں سے دور رہنا بھی فرض ہے۔ گناہ بعض کبیرہ ہیں یعنی بڑے ان کے کرنے سے عذاب ہو گا۔ اگر توبہ نہ کرے اور بعض صغیرہ ہیں انکے کرنے سے بھی عذاب ہو گا پر تھوڑا۔ اب بعض کبیرہ بیان کرتا ہوں (۱) شرک خدا سے کرنا (۲) ناحق خون کرنا (۳) مان باپ کو ایذا دینا (۴) عورت سے زنا (۵) یتیموں کا مال کھانا (۶) کسی عورت کو جھوٹا تہمت زنا کی لگانا (۷) دو چند کافروں کی جنگ سے بھاگنا (۸) منہ پر پیاز (۹) ظلم کرنا ناحق (۱۰) کسی کو نیچے پدی سے یا دکرنا (۱۱) کسی کے حق میں برگیان کرنا (۱۲) اپنے بچوں وغیرہ سے اچھا بھانا (۱۳) خدا سے خوف نہ کرنا (۱۴) خدا کی حرمت سے ۱۲ اسید ہونا (۱۵) کسی سے وعدہ کیے وفانہ کرنا (۱۶) ہمسائے کی چوری پر نظر نہ کرنا (۱۷) کسی کی امانت میں خیانت کرنا (۱۸) خدا کا فرض ترک کرنا (۱۹) قرآن مترجم پڑھنے کے بھلا کرنا (۲۰) شہادت حق کی چھپانا (۲۱) شہادت جھوٹی دینا جھوٹ بولنا جھوٹا جھوٹی قسم کھانا جس کی مال یا جان یا حرمت جانی رہے (۲۲) خدا کے نام کے تشبیہ اور کسی کی کھانا (۲۳) سجدہ کی سوائے خدا کرنا (۲۴) قرآن کی مجلس میں اور کسی کام میں مشغول ہونا (۲۵) جسے کی نماز ترک کرنا (۲۶) بیشہ جنابت ترک کرنا (۲۷) مسلمانوں کو کافر کہنا (۲۸) کسی کا گھر شہادہ چوری کرنا (۲۹) غلاموں کی خوشامد کرنا (۳۰) بیابان کھانا (۳۱) قضا یا حق نہیں کرنا (۳۲) سودا لینے دینے کم تولینا (۳۳) نول چکاس کے نیچے نہ برکتی

تھے کہ وہ دینار ۵۰۰ لکھوں سے بڑا کام کرنا ۵۰۰ حصوں کی حالت میں اپنی جور و یا باندی سے صحبت کرنا ۵۰۰ انسان کی گرائی سے خوش ہونا ۵۰۰ کسی عورت کے پاس خلوت میں بیٹھنا ۵۰۰ جانوروں سے پھل کرنا ۵۰۰ جو اکیسنا ۵۰۰ کافر و کفر میں پسند کرنا ۵۰۰ جو کرم کی باتوں کو سچا جاننا ۵۰۰ دعوئے اپنی عبادت یا تقویٰ کا کرنا ۵۰۰ مرد سے پرہیز کرنا ۵۰۰ دیکار کے رد کرنا ۵۰۰ اکیس کو بڑا کرنا ۵۰۰ اندر دیکھنا ۵۰۰ راگ یا بول سے مٹنا ۵۰۰ عبادت لوگوں کے دکھلانے کو کرنا ۵۰۰ کسی کے گھر میں بے اجازت چلا جانا ۵۰۰ قدرت پرست پر ترک کرنا ۵۰۰ کسی سے سخری کر کے بھرت کرنا ۵۰۰ گناہ اٹکے سوا اور بہت غرض سب گناہوں سے دور رہنا اور توبہ کرنا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے کہ جب کسی زبان سے اور ہاتھ سے کسی کو ایذا پہنچا دے اور لائق پون ہے کہ اپنے نہیں لحاظ کر کے سب بڑا ایکو جانے اور کسی کو برا نہ سمجھے اور کسی کا عیب تلاش نہ کرے پر غیر تلاش اگر کسی کا عیب معلوم ہو جائے مامکت سے لے لضعیت کر کے کہنا نصیحت نہ کرے اور روانہ کرے حق تعالیٰ نیک علی کی توفیق دے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَلٰی اَمْرِ سَعْدِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور سلام ہو دے اور پر رسول اسی اللہ کے کہ محمد نبی اور اولاد اوس کی کے اور دوستوں محمد کے سب پر ساتھ بخشش تیری کے اسے سب کرم کرنا والوں سے بڑا رحم کرنے والا ہے

ہیں

نفس

نہ

اب جاننا چاہئے کہ جب بندہ اپنے مالک کے فرعون و اوجھ کا واسطہ میں بقدر فرصت کچھ کچھ وظیفہ بھی پڑھ لیا کرے کہ واسطے کشائش امور دین و دنیا کے بہت مفید ہیں۔ لیکن پچوں وقت کے وظیفہ سو ایک ایک حکم یہاں بیان کرتا ہوں اگر زیادہ ہو سکے تو ان حکموں پر گزریں۔

غفلت نہ کرے۔ اور ذخیرہ عاقبت کا اپنی تھوڑی فرصت میں حاصل کر لے یہ وظیفہ بعد نماز پنجگانہ کے مقرر ہی ہیں۔ اس کا پڑھنے سے ثواب عقبہ اور فائدہ دنیا حاصل ہوتا ہے اسی واسطے اس جگہ پر لکھ دیا ہے اور یہ وظیفہ بہت مستند ہیں۔ کلام مجید اور حدیث شریف سے سو ہر فرد بشر کو لازم ہے کہ اس ثواب سے محروم نہ رہے اور اسکے فائدہ علماء و فضلاء سے دریافت کر لیں۔ اس جگہ اسناد لکھنے کی گنجائش نہیں۔

فائدہ ۱۰ بعد نماز فجر کے جو کوئی سات مرتبہ **اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ** کہے اگر اس دن مرے گا تو اللہ تعالیٰ بچا دے گا اسکو آتش دوزخ سے اور جو مغرب کے وقت سات مرتبہ اسی کلمہ کہے پڑھے اُس رات کو نجات پادے آتش دوزخ سے یہ حدیث ابن جہان میں ہے۔

فائدہ ۱۱ بعد ہر نماز کے آیت الکرسی ایک بار اور چار قل ایک ایک بار پڑھنا نجات دیتا ہے عذاب دوزخ سے ایک نماز سے دوسری نماز تک اُس کا پڑھنے والا اگر اس میں میلان نہ ہوگا تو جنتی ہوگا۔ اسی طرح ہر نماز سے ہر نماز تک اور اس کے فائدے بہت ہیں کسی وعظ میں کسی عالم سے سُن کر لینا چاہیے۔

فائدہ ۱۲ بعد نماز فجر کے سو مرتبہ **اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ** پڑھے عقبی کے عذاب سے نجات پادے اور دنیا میں رزق کی کثالتیں حاصل ہو اور بعد نماز ظہر کا تسبیح **سُبْحَانَ اللّٰهِ** اَوَّلُ کَلِمَہ پڑھے اگر فرصت کم ہو چکیں مرتبہ ضرور پڑھ لے اور بعد نماز عصر کے تسبیح **فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا** کی پڑھے کہ واسطے کثالتیں موردی اور دنیوی کے بہت فائدہ مند ہے اور حضرت فراتی صاحب تادی کو تعلیم فرمایا تھا اور تیس بار سبحان اللہ اور تیس بار لیلہ اور پچیس بار اللہ اکبر اور بعد نماز مغرب کے سو مرتبہ **اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** پڑھے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ کلمہ افضل الذکر ہے جو شخص ہر روز مرتبہ اپنی عمر بھر میں اسکو پڑھے گا بیشک جنتی ہوگا اور اگر مان باب باعزیز اقر بار دوست کثرتا کیونکہ ایک دفعہ بھی ستر ہزار کلمہ پڑھے بخشنے لگا وہ شخص بیشک جنتی ہو جاوے گا اور

بعد نماز عشا کے سو بار درود پڑھنے اور درود کی بہت قسمیں ہیں ایک قسم اھیار کر کے
چاہے یہی پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ کَمَا
صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰی اِبْنِ اِهْلِمَہِمْ وَعَلٰی اٰلِ اِبْنِ اِهْلِمَہِمْ اِنَّکَ حَمِیدٌ
مُجِید

بعد اس کے سورۃ تبارک الذی واسطے رفاہیت عذاب قبر کے پڑھا کرے آگے اس کے
جو توفیق عبادت کی اللہ تعالیٰ زیادہ دے زیادہ پڑھے لیکن اتنا ہر مسلمان کہہ سکتے کہ
پڑھا کرے اور اس کے ثواب سے کہ بہت بڑا ہے محروم نہ رہے

طہ لقمہ نکاح

نکاح پڑھانے والا قبل نکاح پڑھنے کے سنانے لے کے بیٹھ کر غلبہ آواز بلند پڑھے
خطبہ یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُحَمَّدٌ ؕ وَنُسَبِّحُہٗ وَنُسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنُتَّقِیْہٗ
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ وِیْرَ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مِنْ غَدٍ ۝ اللّٰهُمَّ
فَاِنْ مَجِئَ لَہٗ وَمَنْ یُضِلّْہٗ فَلَہَادِیْ لَہٗ وَتَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
اَشْرَکَ لَہٗ فَاتَشْہَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَمَّا بَعْدُ
فَاِنْ خَیْرًا لِّلْحَدِیْثِ کِتَابِ اللّٰهِ وَخَیْرًا لِّلْہَدٰی ہَدٰی عِیْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلِیْہِ وَسَلَّمْ وَشَہَدَا لَامُوْرٍ مُحَمَّدًا ثَمَّ اَنْہَا وَکُلُّ یَدٍ غَیْرِ صَلَاحٍ لَّہٗ وَکُلُّ صَلَاحٍ
فِی النَّاسِ مِنْ طَیْعِ اللّٰہِ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَسَدَ وَمَنْ یُخْصِرْہَا فَاِنَّہٗ لَا یُضِرُّ
اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا سَکُنَ اللّٰہُ اَنْ یَجْعَلَہَا مِنْ یُطِیْعَہٗ وَیُطِیْعِ
رَسُوْلَہٗ وَتَلْبِیْجُ رِضْوَانِہٖ وَیُجَنَّبِیْ سَخَطَہٗ فَاِنَّمَا لِحُجْنِ بِہٖ وَلَہٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاجِدٍ وَخَلَقَ

وَمَا دَبَّتْ مِنْهَا رَجَاءٌ كَثِيرًا وَشَيْعَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ
 بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ مَرْقِبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
 تَقَاتِرًا وَلَا مَوْتَرًا أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْسِطُوا
 الْيَتَامَى فَإِنكُم مَّا كَلَبُكُمْ مِنَ الشَّيْءِ مَسْتَنِي وَثَلُثَ وَرُبَاعًا فَإِنْ
 أَنْ لَا تَقْدِرُوا عَلَى إِحْدَاهَا أَوْ مَآ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَاتَّقُوا الْيَتَامَى مِنْكُمْ وَ
 الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُعْطِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَكَلِّمُونَ سُبْحَتِي قَمَنْ مَرْغَبٍ عَنْ سُبْحَتِي
 بعد اس کے یہ خطبہ پڑھنے والا کہ ولی دولہن کا بویا وکیل دولہ سے کہے کہ نکاح میں
 تیرا ساتھ فلائی عورت یا تو کلہ اپنی کے کہ فلائی بیٹی فلاں کی ہے کر دیا اتنے
 رہا اور دولہ کہے میں نے قبول کیا نکاح اس عورت کا یا تو کلہ تیری کا کہ یہ ہے
 مہر پر اور بجائے فلائی کے نام دولہن کا اور بجائے فلاں کے نام دولہن کے باپ
 کا بیوے اور تعین مہر کی صاف بیاں کرے اور ان الفاظ کو چپکے چپکے نہ کہے جیسا
 کہ اکثر نادان فقہا کرتے ہیں اور جب عقد نکاح سے فراغت پاوے دعا کے برکت واسطے
 کہ دولہن کے کہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے - بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهِ
 وَعَلَيْكَ وَبِحَبِيبِكَ خَيْرًا وَأَرْكَوْنِي اجنبی باہارت ولی یا وکیل دولہن کے
 بقدر مسطور نکاح پڑھاوے تو بھی درست ہے -

فَلَيْسَ سُبْحَتِي وَقَالَ تَزَوَّجُوا لَوْ دَوَّدَ الرَّدَّ فَإِنِّي أَبَاهِي بِكُمُ الْأَسْمَ

تمام مسئلہ

کتبہ اشعرا النورین وکبر سعید شامی رحمہ اللہ

دشمن تباہ منطور نہیں ہو سکتا کہ اس کو وقت وہ ایک
 ولادت کے خوش وقت ظاہر کرے اور دوسرے یہ کہ
 یہ قابل یونہی نہیں تھا کہ توبہ کو ابو لیب نے جلد و
 منوہ از ادبنا خطا اور بعض کے یہ بھی مردی طرح
 کہ توبہ کو ابو لیب نے ایک ولادت سے بہت مدت پہلے
 از ادبنا تھا حاتم ابن جریج کہ اس حدیث طرہ
 معنی اس کے ولایت میں کہ تکبیر کا ذکر جو عزت میں ہو
 ہو گا اور حسب سیرۃ نبی کریم کے یہ قول مذکور
 کہ کیا اس حدیث بقول تعالیٰ وَقَدْ مَنَّا إِلَىٰ تَابَعُوا أَجْعَلَنَاهُ بَيِّنَةً
 منسوخ ہے اور ہم بھی ان کے کاموں پر جو کچھ کہیں ہیں کہ وہ
 اس کو حاکم اور ہی فقط علامہ یہ کہ اس حدیث کو مردوں
 میں کہیں اور یہ ذکر کیا کہ کسی نے اس کو یہ حدیث کی
 اور بالغرض اگر موصول ہیں تو میں اس سے استدلال
 نہیں ہو سکتا اس لیے کہ یہ جواب کا دیکھنا ہے اور جواب
 کہ بات کے شرعی حکم ثابت نہیں ہوتا کیسے یہ محال

یہ بات غلط ہے

میں کہ جو خواب منجھلتی تھی میں نے اس پر عمل کر کے متعلق ہو کر
قاعدہ کے مستثنیٰ ہو گیا کہ اگر ابو طالب کے عذاب کا
تخفیف بموجب حدیث صحیح بخاری مستثنیٰ ہو اور ایک
جماعت کثیر ایسی احتمال برسرِ میں ہے اور میں نے کھلم
کھائی کہیں کہ کفار بارہ ہیں وارذہل کہ ایک اعمال
آؤنگے یا ظالم و فسود ہیں مگر اوکس سے یہ علی کہ وہ دنیا
سے رعات نہ پاؤنگے اور جنت میں نہ جائیں گے تیکس
یہ جائز ہے کہ سو اس کو عذاب کے کہ وہ بسبب ازلیہ
جرائم و معاصی کے مستحق تھے عذاب اور اس کے
کے نیک عمل کے جو دنیا میں آؤنگے تھے کہ یہ کفار
کے حاکم اور حاکم علیہ تھے کہ ان کے اجتماع سے متعلق
مگر کہوں عمل نیک کفار کو ماقع نہیں آؤنگے اور نہ
کے نیک عمل پر تعیم جنت کی ثواب دیا جاوے گا
اور نہ آؤنگے تحقیق عذاب کے ہو گے ان اشتہار کے بعد
کا عذاب نسبت بعض کے نسبت نہ ہو گا اور حافظ

ان چیزوں کا کہ یہ قول غیاض کا ہستی کے احتمال کو رد
 نہیں کرتا اس لیے کہ جو کچھ اسباب میں واقع ہر متعلق بلکہ
 کفر اور عو کی کہ کفر کے کو اثر سے اس میں تخفیف
 ہوئی ہے کوئی اثر واقع نہیں اور قرطبی نے کہا ہے کہ
 تخفیف عذاب اس کے لیے کہ اگر کسی کو بارہ مرتبہ
 انصاف وارد ہو کر کسی کو اس طرح سے بات نہیں آتی اور
 اس میں نے اس پر خاصیت ہے کہ اس میں مقام سے دو
 مرتبہ ہیں ایک اس سے محال ہے اور وہ متعین ہونا
 الامت کا فر کا ہے یا وجود اس کے کفر کے اس لیے
 کہ شرط معتبر ہونی حالت کا یہ ہے کہ وہ نقص و فساد
 میں اور کافر میں یہ معنی نہیں پایا جاتا اور کفر
 شریک کا عطا ہونا بعض نیک اعمال سے خدا تعالیٰ
 جانب سے بطور تفضل کے اور اسی امر کو عقل
 مجال نہیں جانتی کہ یہ بات کوئی حال ہو تو اب
 اس سے صاف ظاہر ہوا کہ اگر کوئی نیک کا

توبہ کو اگرچہ قدرت و عبادت مقربہ بہشتیہ میں سے ہے لیکن
تفضل جائزہ کہ خدا تعالیٰ بقدر خیر عذاب او کو
کم کرے جسے ابو علی کہے کہ کم کرے گا اور اس امر پر
حکم کرنا خواہ بینی تو خواہ باثبات تابع الوقوف علی
اور حافظ این چیز ہے کہ توبہ اس نفل کو کاہدہ ہے کہ نقصان
نہد کور کافر بہ او شخص کی کرام کہ کسی میں جبکہ سبقت
او کی کافر نہ پسندے کہ یہ کم کرے کہ کرام کسی کی حق است
اور اس صورت صلہ علیہ وسلم اور ام المومنین حدیث
توبہ کا اعتراف و اکرام کیا کرتی کہ توبہ آب زندہ ہے
توبہ کہ توبہ صلیب چاکرے ہر بیان کند کہ بعد فتح طبرستان
توبہ فوت توبہ آتشی توبہ پس ہر مسروح کا حال در
کہ توبہ عرض کرے کہ وہ بھی فوت ہو گیا ہر توبہ کو
خوابت در بابت کے عرض کرے کہ توبہ کی توبہ
ماحق نیست توبہ توبہ توبہ توبہ توبہ توبہ توبہ
کافر کچھ حال توبہ کا خلد اول میں ہے گذشتہ میں